



سوال

(05) تعلیم، قرآن، اذان، امامت پر اجرت لینا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تعلیم، قرآن، اذان، امامت پر اجرت لینا

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

میرا پنا ذاتی؟ تو یہی ہے کہ تعلیم، قرآن، اذان، امامت پر اجرت لینا پھانسی نہیں ہے۔ حرام میں بھی نہیں کہتا۔ طبیعت اس علم فروشی کو پسند نہیں کرتی۔

حرام اس لیے نہیں کہتا کہ ”ان احق ما اخذتم علیہ اجر کتاب اللہ، کا عموم لفظ تعلیم قرآن، امامت، اذان وغیرہ پر اجرت کے جواز پر دلالت کرتا ہے اور یہ حدیث کراہت والی احادیث و آثار سے صحیح و اقویٰ ہے اور اس کے عموم میں تراویح میں قراءۃ قرآن بھی آجاتی ہے، و نیز تعلیم قرآن، امامت، اذان، تراویح بلاشبہ عبادت ہے مگر مکان و زمان، محل و مسجد، قوم کے تعیین و تقید سے یہ عبادتیں مباح کے درجے میں آجاتی ہیں۔ اس لیے ان تہود و شرائط کی وجہ سے ان کے بدلے میں اجرت لینے کا جواز پیدا ہو جاتا ہے۔ تفصیل فتاویٰ نذیریہ 2 48 58 میں دیکھئے۔

(مکاتیب شیخ رحمانی بنام مولانا امین اثری ص: 50)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 35



محدث فتویٰ